منظر نگاری کے بنیادی مباحث

فضہ خالد

ایم فل سکالر جامعہ ہزارہ مانسہرہ، کھواڑی، مانسہرہ

Abstract

Manzar nigari or Scenography in literature is the name of verbal painting through which a writer transfer the image formed in his imagination and the way he witnessed a scene through real eye into the mind of the readerin form of words. A writer paints a picture or create an image in his literary work just like a painter. As the painter uses brushes and colors to paint his imagination on canvas , in the same way the writer select precious pearls like words from his vocabulary treasure and weaves them into a string of metaphors, similies and allegories, and hands them to the reader.

Scenery is one of the basic element of fiction. It provides the story a back ground and a complete picture of an event is drawn in the mind of the reader with full details .It enhances the fictional literature. Without manzar nigari there is a kind of darkness in the world of fiction. Through scenery the writer creates such bright and colorful scenes in the middle of monochromatic writing , that remains preserved on the screen of the reader's mind for a long time.

کلیدی الفاظ: افسانوی ادب، لفظی تصویرکشی، فنِ لطیف، پیکر تراشی، علمِ بیان، فطری و غیر فطری مناظر، مرقع کشی۔

منظر نگاری کے مباحث

ادب ایک فنِ لطیف ہے۔ ادب میں منظر اور منظر نگاری کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ منظر تخلیق کر کے دوسروں تک پہنچانا ایک فن ہے۔ ادیب ایک مصور کی طرح اپنے ذہن کے نہاں خانوں میں ابھرنے والے مناظر کو قارئین کے سامنے لاتا ہے۔ جو کام ایک مصور برش کے ذریعے رنگوں کے امتزاج سے لیتا ہے وہی کام ایک ادیب اپنے الفاظ کے زریعے سرانجام دیتا ہے۔ وہ اپنے الفاظ کے خزانے سے ایسے ایسے الفاظ چن کر اپنے کینوس میں رنگ بھرتا ہے کہ اس کے تخیل میں ابھرنے والا عکس قاری اور سامع کے عکس سے مل جاتا ہے۔ ادب کے جملہ اصنافِ شعری و نثری میں ادیب اپنے لفظوں کے ذریعے ایک دنیا تخلیق کرتے ہیں اور اس دنیا کے حسین مناظر کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ پورا منظر قاری کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ نظم، غزل، قصیدہ، مرثیہ، شعر آشوب، داستان، ناول، افسانہ، ڈرامہ وغیرہ میں ہر دور میں منظر نگاری کی اہمیت مسلم رہی ہے۔

منظر نگاری ادب کو بصارت عطا کرتی ہے اور اس کے ذریعے ہم گھر بیٹھے کسی بھی علاقے، ملک یا خطے کے نظارے کر سکتے ہیں۔ اگر منظر نگاری نہ ہو تو ادب کی دنیا میں ہر سو اندھیرا چھا جائے۔ منظر نگاری کے پیچھے ادیب کا فنی کمال موجزن ہوتا ہے۔ وہ الفاظ

کے ذریعے قارئین کو ایسی ایسی تصویریں دکھاتا ہے گویا کوئی پینٹنگ ہو یا پھر کیمرے سے اتارا گیا عکس۔ منظر کشی سے افسانوی ادب کی دلکشی اور تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔

منظر نگاری کیا ہے ؟

ادب چاہے شعری ہو یا نثری ہوا میں معلق نہیں ہوتا۔ اسے کسی نہ کسی ماحول اور زمانے میں تخلیق کیا جاتا ہے۔ افسانوی ادب میں ادیب اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کے لیے بات کو سادہ اور عام انداز میں کہنے کے بجائے کہانی کا تانا بانا بنتا ہے۔ اس کہانی کے لیے ایک مکمل جہان آباد کرتا ہے۔ جو اصل کہانی کے لیے پس منظر کا کام کرتا ہے۔ ادیب جب اپنے تخلیق کردہ جہان کی تصویر کو الفاظ میں ڈھال کر پیش کرتا ہے تو پڑھنے والا خود کو اس جہان کا حصہ محسوس کرنے لگتا ہے۔ اور عینی شاہد بن کر تمام واقعات کو اپنی آنکھوں کے سامنے وقوع پذیر ہوتے دیکھتا ہے۔ ادیب کی اسی لفظی تصویر کشی کو ادب کی اصطلاح میں "منظر نگاری" کہا جاتا ہے۔

منظر عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے لغوی معنی نظر پڑنے کی جگہ، دیکھنے کا مقام یا پہلو، رخ، چہرہ، آنکھ، جائے نظر، اور تماشا گاہ کے ہیں۔ فیروز اللغات میں منظر نگاری کے مندرجہ ذیل معنی درج ہیں:

"منظر: ۱) جائے نظر، آنکھ۔ ۲) نظارہ، سیر گاہ، تماشا گاہ۔ ۳) چہرہ، صورت، شکل۔ ۴) حدِ نظر۔

۵) دریچہ، کھڑکی، روزن، سوراخ۔ ٦) اونچی عمارت یا لاٹھ، مینار۔" (۱)

ادیب اپنے اردگرد کے حالات و واقعات، موجودات اور عجائبات وغیرہ کی تصویر کشی کرتا ہے۔ منظر نگاری افسانوی ادب کا اہم عنصر ہے۔ اس کے ذریعے ادیب اپنے قاری کو ملک ملک قریہ قریہ اور شہر شہر لیے پھرتا ہے۔ کبھی فطری مناظر کی سیر کراتا ہے تو کبھی انسانوں کی بنائی دنیا، رہن سہن، تہذیب و تمدن، عادات و اطوار اور زبان و بیان جیسے عناصر سے روشناس کراتا ہے۔

جہانگیر اردو لغت میں صاحبِ لغت نے منظر نگاری کے یہ معنی درج کیے ہیں:

"منظر: جو کچھ نظر میں آئے، نظر پڑنے کی جگہ، دیکھنے کا مقام، دیکھنے کا پہلو یا رخ، حدِ نگاہ، چہرہ صورت۔" (۲)

لغت کے اعتبار سے منظر نگاری سے مراد ایسی شے ہے جو دکھائی دینے یا نظر آنے سے متعلق ہو۔ یعنی دیکھنے کی جگہ۔ نگاہ پڑنے پر تاحدِ نگاہ جو کچھ نظر میں آئے۔ یعنی ہم جو سب دیکھتے ہیں، سوچتے ہیں اور تصور کرتے ہیں وہ ایک منظر ہے چاہے وہ حقیقی ہو، تخلیقی ہو، مصنوعی ہو یا قدرتی، یا پھر کسی کا سراپا ہو سب منظر کی ذیل میں آتے ہیں۔ گویا منظر نگاری ایک روزنِ دیوار ہے۔ جس کے ذریعے ہم ادیب کی تخلیق کردہ دنیا میں جھانک سکتے ہیں یا پھر ایک بلند و بالا عمارت ہے جس پر کھڑے ہو کر ہم ادبی دنیا میں تاحدِ نگاہ پھیلے حسین و دلکش مناظر سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

منظر نگاری کی تعریف و توضیح

منظر نگاری افسانوی ادب کے اجزائے ترکیبی میں سے ایک اہم جزو ہے۔ اس کے ذریعے ادیب قارئین کو کرداروں کے ماحول، رہن سہن، فطرت، سیرت، احساسات وجذبات اور جسمانی خدوخال وغیرہ سے روشناس کرواتا ہے۔ وہ قدرتی مناظر کو افرادِ قصہ کے احساسات وجذبات سے ہم آہنگ کرکے اس طرح پیش کرتا ہے کہ قاری خود کو اس ماحول کا حصہ سمجھنے لگتا ہے۔

منظر نگاری افسانوی ادب بالخصوص ناول اور افسانہ کا لازمی جزو ہے۔ جو براہِ راست انسانی زندگی سے متعلق ہیں۔ افسانہ انسانی زندگی اور معاشرے کے کسی ایک پہلو پر روشنی ڈالتا ہے۔ جبکہ ناول وسیع کینوس کا حامل ہونے کے باعث زندگی کے کسی ایک پہلو کا احاطہ نہیں کرتا بلکہ یہ حیات و کائنات پر محیط ہے۔ جہاں حیات سے مراد انسانی زندگی اور کائنات سے مراد اس کی ہر چیز ہے۔ منظر نگاری کو بیشتر نقاد ناول کے فنی لوازمات کا اہم اور ضروری حصہ قرار دیتے ہیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر سلام سندیلوی لکھتے ہیں:

> "ناول میں عمل بھی ہوتا ہے اور بیان بھی۔ یعنی اس میں ڈراما بھی ہوتا ہے اور مصوری بھی ناول نگار سے یہ مطالبہ کرنا کہ وہ انسانوں اور واقعات کو اس طرح پیش کردے کہ ڈرامے کی شخصیت کو اس میں ہرگز دخیل نہ ہونے دے غلط ہے۔ کیونکہ اس صورت میں ناول کا دامن محدود ہو جائے گا اور ناول میں زندگی کی قدر مفقود ہو جائے گی۔"(۳)

ناول نگار اپنے اردگرد کے حالات کی لفظی تصویر کاری کرتا ہے۔ وہ اپنی کہانی کے پس منظر کے طور پر رنگارنگ فطری اور غیر فطری مناظر کو ناول کے کینوس پر لفظوں کی صورت منتقل کرتا ہے۔ ناول میں زندگی کے مختلف تجربات، مشاہدات اور مناظر بیان کیے جاتے ہیں۔ واقعات کا ایک طویل سلسلہ ہوتا ہے۔ ایک باکمال فنکار منظر کشی کے ذریعے سے قارئین کو کرداروں کی فطرت، سیرت، احساسات وجذبات اور اس کی زندگی کے مختلف گوشوں سے روشناس کرواتا ہے۔ کسی واقعے کی وضاحت کے لیے منظر نگاری کا سہارا لیا جاتا ہے۔ منظر نگاری کے ذریعے مصنف قاری کو مطلع کرتا ہے کہ کوئی واقعہ کب، کہاں اور کیسے پیش آیا۔ کہانی کے ماحول کے مطابق کچھ مناظر فطری ہوتے ہیں اور کچھ غیر فطری یا خود ساختہ۔ دونوں قسم کے مناظر کی کامیاب پیشکش سے کہانی کے حسن و صدق کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر سنبل نگار کے مطابق:

> "منظر کشی کامیاب ہو تو جھوٹا قصہ بھی سچا لگتا ہے۔"(۴)

عموماً منظر نگاری قدرتی مناظر کی تصویر کشی کو کہا جاتا ہے۔ انسان اور فطرت کا آپس میں ازل سے لازوال رشتہ ہے جو ابد تک قائم ہے۔ سورج، چاند، ستاروں کی جھلملاتی روشنی، طلوع و غروبِ آفتاب کا منظر، بے کراں سمندر، بہتے دریا، بلند و بالا پہاڑ، برستی بارش، بادل، خوشبو بکھیرتے رنگ برنگے پھول، لہلہاتے پودے اور درخت، ہری بھری کھیتیاں، فضا میں قطار در قطار اڑتے پرندے غرض کائنات کی ہر چیز انسان کو ورطہ حیرت میں ڈالتی ہے اور اس کی روح کو شاداب کرتی ہے۔ فطرت لامحدود ہے اور اپنے دامن میں غیر فطری مناظر کو خوب صورتی سے سمیٹ لیتی ہے۔ اس کا دامن رنگارنگ لعل و جواہرات سے بھرا پڑا ہے۔ انسان فطرت کا ایک حسین کرشمہ اور کائنات کا اہم حصہ ہے۔ اس لیے انسان کے اقوال، اعمال اور افکار کے بغیر فطرت ادھوری اور نامکمل محسوس

ہوتی ہے۔ لہذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ منظر فطری ہو یا غیر فطری جب مصنف اپنے لفظوں کے ذریعے صفحۂ قرطاس پر اس کی ہو بہو نقل کرتا ہے تو یہ فن منظر نگاری ہے۔ منظر نگاری کی کوئی جامع تعریف کرنا آسان کام نہیں۔ اس کی وصعت کے باعث اس کی تعریف کو چند الفاظ میں قید نہیں کیا جا سکتا۔ ڈاکٹر ملنسار اظہر منظر نگاری کی تعریف اس طرح کرتے ہیں:

"منظر نگاری متعلق اگر یہ کہا جائے تو شاید بے جا نہ ہو گا کہ کسی شہ پارے میں مادی اور غیر مادی ہر دو اشیا کی تصویر کشی سے قاری کی نظروں کے سامنے شاعر یا ادیب کا دیکھا ہوا اصلی منظر کھنچ جائے تو یہی منظر نگاری ہو سکتی ہے۔ فطرت کے ذریعے م، تصوفانہ، فلسفیانہ، اخلاقی اور نفسیاتی مسائل کا تجزیہ وغیرہ بھی منظر نگاری کے زمرے میں شامل ہے۔ "(۵)

افسانوی ادب میں منظر نگاری کو خاصی اہمیت حاصل ہے۔ اس میں انسانی زندگی کی کہانی بیان کی جاتی ہے۔ ناول نگار ایک ماہر مصور کی طرح ناول کے صفحات پر مشتمل کینوس پر اپنے لفظوں کے جوہر دکھاتا ہے۔ اور ایسے ایسے مناظر بیان کرتا ہے جو قاری کو اپنے ساتھ کہانی کی دنیا میں چلتے چلے جانے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ منظر نگاری افسانوی ادب کا امدادی زینہ ہے۔ یہی اسے بصارت عطا کرتا ہے۔ اگر افسانوی ادب سے منظر نگاری کے عنصر کو منفی کر دیا جائے تو پیچھے مکمل اندھیرا چھا جائے گا اور افرادِ قصہ ایک دوسرے سے ٹکراتے پھریں گے نیز قاری بھی اس اندھیر نگری سے اکتا جائے گا۔

افسانوی ادب کی مختلف اصنافِ شعری و نثری میں کہانی اور کرداروں کو پسِ منظر فراہم کرنے میں منظر نگاری کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ فطری و غیر فطری ہر طرح کے مناظر قارئین کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ فطری مناظر میں خالص قدرتی مناظر میں خالص قدرتی مناظر درخت، پہاڑ، جنگلات، پودے، سمندر، دریا، انسان، حیوان، چرند پرند، گھاس، پھل پھول وغیرہ شامل ہیں۔ اسی طرح غیر فطری مناظر میں متعلقاتِ بنی نوع انسان ثقافت، طرزِ تعمیر، رہن سہن، تہوار، دیہی و شہری زندگی کے مظاہر، مختلف مہمات، کرداروں کی نفسیات، احساسات و جذبات، ذہنی کیفیات، خوشی، غم، خوف اور دہشت کے وقت انسانوں کا ردِ عمل وغیرہ شامل ہے۔

ماحول میں جا بجا بکھری تصویروں کو اکٹھا کر کے جب ادیب صفحۂ قرطاس پر انہیں ایک منطقی ربط و تسلسل سے ہو بہو نقل کرتا ہے تو یہ فن منظر نگاری ہے۔ منظر نگاری کے حوالے سے پروفیسر انور جمال کا قول ہے:

"قلم میں الفاظ کے ذریعے تصویر بنانا کہ منظر آنکھوں کے سامنے اتر جائے۔ منظر آنکھوں کے سامنے آجائے۔ "(٦)

یہ اقتباس اس بات کا مظہر ہے کہ ناول میں منظر نگاری کی اہمیت مسلم ہے۔ اس سے ناول کے حسن اور دلکشی میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ منظر نگاری ہی کے ذریعے ممکن ہے کہ مصنف کے ذہن میں ابھرنے والا منظر قاری کے ذہن و دل کے پردے پر

منعکس ہو جاتا ہے۔ منظر نگاری کے لیے منظرکشی، تصویر کاری، شاعرانہ مصوری، مرقع کشی اور پیکر تراشی جیسی اصطلاحات بھی استعمال ہوتی ہیں۔ فیروز اللغات کے مطابق مرقع کے لغوی معنی حسبِ ذیل ہیں:

"مرمت شدہ، جس میں پیوند لگے ہوں، فقیروں کی گڈری، تصویروں کی کتاب، البم، قطعات رکھنے کی کتاب۔"(۷)

یعنی مرقع نگاری سے مراد انواع واقسام کی چیزوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنا ہے۔ مرقع نگاری کے متعلق ابوالاعجاز حفیظ صدیقی یوں رقم طراز ہیں:

"مرقع کے معنی کتابی تصویر کے بھی ہیں۔ اسی مناسبت سے مرقع نگاری کی اصطلاح بھی وجود میں آگئی ہے۔ جس کے اصطلاحی معنی ہیں واقعہ یا منظر کی تصویر کشی۔ تخیل کی مدد سے کسی منظر کی تصویر اس طرح بھی کھینچی جاسکتی ہے کہ وہ مثالی اور عینی تصویر بن جائے۔ اس قسم کی تصویر کشی کو ادب میں مرقع نگاری کا نام دیا جاتا ہے۔"(۸)

مرقع نگاری اور منظرکشی دونوں ایک ہی فن کے دو مختلف نام ہیں۔ مرقع نگاری سے مراد کسی واقعے کو اپنائے الفاظ میں اس طرح تحریر کرنا کی منظر اپنی مکمل جزیات کے ساتھ قارئین کی نظروں کے سامنے تصویر یا فلم کی صورت پھر جائے۔ کامیاب منظر نگاری کے لیے مصنف کی مختلف ادبی اصطلاحات اور فنونِ لطیفہ سے وابستگی بھی ضروری ہے۔ نیز قوتِ مشاہدہ و متخیلہ کا مضبوط اور فعال ہونا بھی ضروری ہے۔

ادیب اپنے اردگرد کے ماحول اور تخیل سے ذہن میں مختلف مناظر تخلیق کرتا ہے اور پھر انہیں علمِ بیان و بدیع کے خوب صورت رنگوں سے مزین کر کے کینوس پر اتارتا ہے۔ ایک منظر کی الفاظ کی صورت منتقلی منظر نگاری ہے۔ ناول نگار نہ صرف اپنے فن کے ذریعے قاری کو بصری مناظر فراہم کرتا ہے بلکہ سمعی ولامسی پیکر بھی تراشتا ہے۔ دورانِ قرأت قاری کے حواسِ خمسہ کو بھی بیدار رکھتا ہے۔ اور مختلف حربوں سے قاری کی لطف اندوزی کا سامان فراہم کرتا ہے۔ محاکات کے ذریعے کرداروں کے احساسات و جذبات کو بھی قلم بند کرتا ہے۔ ادیب کی جنبشِ قلم سے قاری کرداروں کے سنگ چلتا پھرتا ہے۔ مختلف مقامات کی سیر کرتا ہے۔ اور ان کے سنگ خوشی اور غم میں شریک ہوتا ہے۔ نثر یا شاعری میں لفظی تصویر کشی کے لیے پیکر تراشی کی اصطلاح بھی استعمال ہوتی ہے۔ پیکر تراشی سے مراد کسی واقعہ، تصور، خیال یا منظر کی نقل کرنا یا اس کا عکس اتارنا ہے۔ تحریر و تقریر کی مدد سے کسی چیز کا نقش بنانے کو بھی پیکر تراشی کہا جاتا ہے۔ جہانگیر اردو لغت کے مطابق پیکر کے معنی حسبِ ذیل ہیں:

"جسد، جسم، مجسمہ، (مجازن) کسی خصوصیت کا مثالی نمونہ۔"(۹)

پیکر کے معنی جسد، یا جسم اور مجسمہ کے ہیں اور پہکر تراشی سے مراد الفاظ کے ذریعے کسی چیز کا مثالی نمونہ پیش کرنا ہے۔ منظر نگاری ہو یا پیکر تراشی، لفظی تصویر کاری ہو یا مرقع کشی ان کے بغیر افسانوی ادب مکمل نہیں ہو سکتا۔ مختلف نقادوں نے اپنی اپنی

استعداد کے مطابق منظر نگاری کی مختلف تعریفیں اور توضیحات پیش کی ہیں۔ بعض نقاد منظر نگاری سے مراد محض فطری مناظر کی لفظی تصویر کشی لیتے ہیں اور بعض کے نزدیک تمام تر مظاہرِ فطری و غیر فطری کو الفاظ کے پیکر میں ڈھال کر صفحات میں چسپاں کرنے کا نام منظر نگاری ہے۔ ڈاکٹر سلام سندیلوی منظر نگاری کے متعلق یوں رقم طراز ہیں:

"جس طرح کسی چیز کی تعریف کرنا اور اسے حدود میں لانا مشکل ہے۔ اس طرح منظر نگاری کی تعریف واضح الفاظ میں کرنا ایک اہم کام ہے۔ مختلف ادیبوں ارر نقادوں نے منظر نگاری کی تعریف اپنے نقطۂ نظر سے کی ہے۔ مگر ان کے خیالات یکساں نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یوں تو منظر نگاری اس شاعری یا نثر کو کہتے ہیں جس میں کسی بھی منظر کی عکاسی کی گئی ہو۔ مگر خاص طور پر منظر نگاری کا اطلاق اس فن پارے پر ہوتا ہے جس میں مناظرِ قدرت کا بیان ہو۔"(۱۰)

منظر نگاری کے ذریعے ادب میں دلکشی اور تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ ادیب منظر نگاری کی مدد سے سیاہ روشنائی سے لکھی تحریر کے بیچوں بیچ رنگا رنگ مناظر کی پیوند کاری کرتا ہے۔ قدرتی مناظر اور انسانی صنعت کاری کو الفاظ کے چناؤ، رکھ رکھاؤ اور علمِ بیان کی مدد سے اس طرح سپردِ قلم کرتا ہے کہ ناول میں ایک مکمل جہان آباد ہو جاتا ہے۔

مختصراً یہ کہ ادب میں کسی واقعہ، منظر کیفیت، زمان و مکان کا تعین، کرداروں کی نفسیات، محسوسات و جذبات، فطرت کے حسین، کرشموں، انسانوں کے رہن سہن، طرزِ تعمیر اور ثقافت وغیرہ کو لفظوں میں ڈھال کر تصویروں کی صورت صفحات پر منتقل کرنے کا نام منظر نگاری ہے۔ فطری ہو یا غیر فطری منظر نگاری کو حدود و قیود میں پابند نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے ذریعے مصنف قاری کی انگلی پکڑ کر اسے شہر شہر، قریہ قریہ، نگر نگر لیے پھرتا ہے۔ اس جہان کے ساتھ ساتھ ستاروں سے آگے کے جہانوں کی سیر بھی کراتا ہے۔ منظر نگاری سے ایک طرف تو قاری کی حسِ لطیف کی تسکین ہوتی ہے تو دوسری طرف دنیا کے مختلف علاقوں کی ثقافت، طرزِ بود و باش، عجائبات اور موجوداتِ عالم سے واقفیت حاصل کرتا ہے۔

منظر نگاری کی مثالیں

انسان قدرت کا حسین ترین کرشمہ ہے۔ اللہ تعالی نے انسانوں کو مختلف قوائے عقلی اور حسیات عطا کر کے اسے اشرف المخلوقات کے درجے پر فائز کیا ہے۔ انسانی زندگی میں مناظر کی اہمیت مسلم ہے۔ اللہ تعالی نے انسان کو تخلیق کرتے ہوئے اسے دیگر حسیات کے ساتھ ساتھ قوتِ باصرہ اور حسِ جمال بھی عطا کی ہے۔ جس کے ذریعے وہ دنیا میں جا بجا پھیلے حسین و دلکش مناظر کو دیکھتا اور ان سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ مناظر فطرت میں اللہ تعالی کی قدرت جھلکتی نظر آتی ہے۔ مناظر انسان کے ذہن و دل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ حسین و دلکش مناظر سے فرحت کا احساس ہوتا ہے جبکہ غمگین اور ہولناک مناظر اداسی کا باعث بنتے ہیں۔ انسان دنیا میں ہر طرح کے مناظر اور مظاہر کا مشاہدہ کرتا ہے اور ان سے اثر قبول کرتا ہے۔

قرآن مجید میں منظر نگاری کی مثالیں

انسان کی قوتِ مشاہدہ اور متخیلہ اس کے ذہن کے پردے پر مختلف مناظر کے ابھارنے کا کام کرتی ہے۔چشمِ بینا اور چشمِ تخیل سے دیکھے گئے مناظر انسان میں حسنِ نظر پیدا کرتے ہیں۔اللہ تعالی نے اس کائنات کو زیب و زینت اور سامانِ آرائش سے لیس کر کے تخلیق کیا ہے۔اس میں قدم قدم ہر قابلِ دید نظارے موجود ہیں۔قرآن مجید میں جابجا انسانوں کو غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے ۔اس میں جنت کی طلب اور شوق ابھارنے کے لیے بہشت کی منظرکشی کی گئی ہے اور دوزخ سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے اس کی ہولناکی کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔اسی طرح قیامت کا منظر، نفسانفسی کا عالم، کائنات میں موجود مظاہر، اور انسانی بصارت و بصیرت سے باہر کی دنیا کی منظرکشی قرآن مجید میں جابجا کی گئی ہے۔سورہ "ق" میں مظاہرِ قدرت کا خوب صورت نقشہ ان الفاظ میں کھینچا گیا ہے:

"سو کیا انہوں نے آسمان کی طرف نگاہ نہیں کی جو ان کے اوپر ہے کہ ہم نے اسے کیسا بنایا ہے اور کیسے سجایا ہے اور اس میں کوئی شگاف تک نہیں ہے۔اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس میں ہم نے بہت بھاری پہاڑ رکھے اور اس میں ہم نے ہر قسم کے خوش نما پودے اگائے۔یہ سب بصیرت اور نصیحت کا سامان ہے۔ہر اس بندے کے لیے جو رجوع کرنے والا ہے۔"

(سورہ ق آیت ۴ تا ۸)(۱۱)

اللہ تعالی نے انسان کو دنیا میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے اور اس کی رہنمائی کے لیے قرآن مجید کی صورت اپنا پیغام بھیجا ہے۔انسان کو صراطِ مستقیم پر چلتے رہنے کے لیے اسے جنت کی بشارت دی گئی ہے اور قرآن میں مختلف مقامات پر انسان کے لیے اس اصلی اور دائمی گھر کی خوب صورت منظرکشی کی گئی ہے۔سورہ دہر میں ارشاد ہوتا ہے:

"پس اللہ انہیں اس دن کی سختی سے بچالے گا اور انہیں رونق و تازگی اور سرور و مسرت بخشے گا اور اس بات کے عوض کہ انہوں نے صبر کیا ہے جنت اور ریشمی پوشاک عطا کرے گا۔یہ لوگ اس میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے نہ وہاں دھوپ کی تپش پائیں گے اور نہ سردی کی شدت۔ اور سائے ان پر جھک رہے ہوں گے اور گچھے جھک کر لٹک رہے ہوں گے۔"

(سورہ الدھر ۱۱۔۱۳)(۱۲)

سورہ دہر کی ان آیات میں نیک لوگوں کو جنت کی بشارت دیتے ہوئے روزِ قیامت ان کے سرور اور مسرت کا خوب صورت نقشہ کھینچا گیا ہے۔جنتیوں کے لیے تیار کردہ انعامات، ریشمی پوشاک پہنے درختوں کے سائے میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے اصحابِ بہشت کا انتہائی خوب صورت منظر اللہ تعالی نے قرآن مجید کی ان آیات میں بیان کیا گیا ہے۔اس سے آگے کی آیات میں جنتیوں کو عطا کی جانے والی دیگر نعمتوں کا روح پرور منظر ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

"اور خدام ان کے گرد شیشے کے گلاس لیے پھرتے ہوں گے اور شیشے بھی چاندی کے ہوں گے

جنہیں انہوں نے ٹھیک اندازے سے بھرا ہوا ہوگا اور انہیں وہاں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی۔ زنجبیل اس میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا گیا ہے اور اس کے گرد ایسے بچے گھومتے رہیں گے جب آپ انہیں دیکھیں گے تو بکھرے ہوئے موتی گمان کریں گے اور جب آپ نظر ڈالیں گے تو وہاں نعمتیں اور بڑی سلطنت دیکھیں گے اور ان پر باریک ریشم کے سبز اور دبیز اطلس کے کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا رب انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا بے شک یہ تمھارا صلہ ہے۔ تمھاری محنت قبول ہو چکی ہے۔"(سورہ الدھر ۲۰۔۱۴)(۱۳)

اللہ نے جابجا تخلیقِ کائنات، تخلیقِ آدم اور بنی نوع انسان، مظاہرِ فطرت، نباتات، حیوانات، جمادات، فلکیات، ارضیات، اور بے کراں سمندروں کی منظر کشی کی ہے۔ سورہ رحمٰن قرآن مجید میں منظر کشی کی بہترین مثال ہے جہاں مختلف مناظر کا مرقع پیش کیا گیا ہے۔

اردو ادب میں منظر نگاری کی مثالیں

منظر نگاری اور مرقع کشی کو افسانوی ادب میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ اردو ادب میں آغاز ہی سے منظر نگاری کے فن کو شاعری اور نثر میں عمدگی سے برتا گیا ہے۔ مثنوی سحرالبیان کو میر حسن کی جزئیات نگاری اور کامیاب منظر کشی نے امر کر دیا۔ ولی دکنی نے اپنی غزل میں ایسی تصاویر کھینچیں کہ اردو ادب میں آج تک کوئی سراپا نگاری میں ولی کے مقام تک نہیں پہنچ پایا۔ مرثیوں میں میدانِ کربلا کے دل سوز مناظر اس مہارت سے کھینچے گئے ہیں کہ ہر آنکھ اشک بار ہوتی ہے اور روح کانپ اٹھتی ہے۔ سفرناموں میں ان دیکھی دنیاؤں کی ایسی عمدہ جھلکیاں پیش کی گئی ہیں کہ قاری کا دل اور ذہن فوراً اس طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ ادب کے دامن میں ماضی کی تلخ و شیریں یادیں، تہذیبی و ثقافتی جھلکیاں، تاریخی واقعات منظر نگاری کے پردے میں پیش کیے گئے ہیں جو قاری کا ہاتھ تھام کر من چاہی دنیا میں لے جانے کے فن سے بخوبی واقف ہے۔ اردو شعرا اور ادبا نے خوب صورت مناظر کو اپنے قلم کے ذریعے عکس بند کر کے ادب میں ایک جہان آباد کر دیا ہے۔

اردو شاعری اور نثر کی دنیا رنگارنگ مناظر سے مزین ہے۔ اصنافِ نثر میں بھی شاعری کی طرح کہانی کے پسِ منظر کے طور پر مناظرِ فطرت کو برتا گیا ہے۔ داستانوں اور ناولوں میں آغاز سے ہی مناظر کے بیان سے قارئین کو لطف اندوزی کا سامان فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف علاقوں کی تہذیب و تمدن سے روشناس کرانے کا کام بھی کیا ہے۔ فسانۂ عجائب میں خوب صورت منظر نگاری کے ذریعے رجب علی بیگ سرور نے لکھنوی زندگی کی جیتی جاگتی تصویر کو قلم بند کیا ہے۔ سرور لکھتے ہیں:

"چلے کے جاڑے کڑاکے کی سردی تھی۔ گویا کہ زمین سے آسمان تک یخ بھر دی تھی۔ پرند اور چرند اپنے اپنے آشیانوں میں بیٹھے بھوک اور پیاس کے صدمے اٹھاتے تھے۔ دھوپ کھانے باہر نہ آتے

تھے۔ سردی سے سب کا جی مچلتا تھا۔ دمِ تقریر ہر شخص کے منہ سے دھواں نکلتا تھا۔ آواز کسی کی کان تک کسی کے کم ہی جاتی تھی۔ زمانے کے کاروبار میں خلل تھا ہر شخص دست در بغل تھا۔ شعلہ کانپتا تھا فانوس کے لحاف میں منہ ڈھانپتا تھا۔ شمع کا جسم برف تھا، پگھلنے کا کیا حرف تھا۔ ہر شخص کے سینے میں آگ تھی گواہ شرعی شرر تھا لیکن سردی کو بھی یہ لاگ تھی۔ اور جاڑے کا اثر تھا کہ سلیں کی سلیں جمی پڑی تھی، فولاد سے زیادہ کڑی تھیں۔"(۱۴)

علامہ اقبال کی نظم "ہمالہ" میں فطرت کی حسین اور دلکش شبیہہ پیش کی گئی ہے۔ اقبال لکھتے ہیں:

؎"برف نے باندھی ہے دستارِ فضیلت تیرے سر
خندہ زن ہے جو کلاہِ مہرِ عالم تاب پر
تیری عمرِ رفتہ کی اک آن ہے عہدِ کہن
وادیوں میں ہیں تیری کالی گھٹائیں خیمہ زن
چوٹیاں تیری ثریا سے ہیں سرگرمِ سخن
تو زمیں پر اور پہنائے فلک تیرا وطن " (۱۵)

انسان کو اللہ تعالیٰ نے مختلف حسیات سے نوازا ہے اور ان کی تسکین کا سامان دنیا بھر میں بکھرا پڑا ہے۔ انسان کی بصارت و بینائی ایک اہم حس ہے۔ پیدائش سے لے کر موت تک تمام مناظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ انہیں اپنی یادداشت میں محفوظ کرتا ہے۔ ان مناظر سے اثر قبول کرتا ہے اور دوسروں کے سامنے ان کی تصویر پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک منظر کا ہو بہو عکس پیش کرنے کے لیے فنکار کے پاس جملہ فنی صلاحیتوں کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اردو کے ادبی ذخیرے پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ادبس نے ہر دور میں منظر نگاری کے میدان میں فنی چابک دستی کا ثبوت دیا ہے اور اپنے الفاظ و تراکیب کے ذریعے علمِ بیان و بدیع کے استعمال سے لفظی تصویر کاری کے عمدہ نمونے پیش کیے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ فیروز اللغات۔ مرتبہ مولوی فیروز الدین۔ لاہور: فیروز سنز لمیٹڈ ص ۱۲۹۵

۲۔ جہانگیر اردو لغت۔ وصی اللہ کھوکھر۔ لاہور: جہانگیر بکس پبلشرز ص ۱۴۳۷

۳۔ خورشید الاسلام۔ تنقیدیں۔ ص ۸۵۔۸۶

۴۔ ڈاکٹر سنبل نگار۔ اردو نثر کا تنقیدی مطالعہ۔ علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاوس، ۱۹۹۹ ص ۸۲

۵۔ ڈاکٹر ملنسار اطہر۔ دکنی مثنویوں میں منظر نگاری۔ بنگلور: قومی پریس، ۱۹۸۱، ص ۱۳

۶۔ پروفیسر انور جمال۔ ادبی اصطلاحات۔ لاہور: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۲۰۱۹، ص ۱۶۲

۷۔ فیروز اللغات، ص ۱۲۳۱

۸۔ ابوالاعجاز حفیظ صدیقی۔ کشاف تنقیدی اصطلاحات۔ دہلی: غالب اکیڈمی، ۱۹۸۵، ص ۱۷۱

۹۔ جہانگیر اردو لغت۔ ص ۳۰۴

۱۰۔ ڈاکٹر سلام سندیلوی۔ اردو شاعری میں منظر نگاری۔ اعظم گڑھ: دار المصنفین شبلی اکیڈمی، ۱۹۶۸، ص ۲۰

۱۱۔ تفہیم القرآن۔ جلد پنجم۔ لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، ۱۹۱۴ ص ۱۱۰

۱۲۔ ضیاء القرآن۔ جلد پنجم۔ ضیاء القرآن پبلیکیشنز ۱۴۰۰ھ ص ۴۴۶

۱۳۔ ایضا ص ۴۴۶۔۴۴۸

۱۴۔ رجب علی بیگ سرور۔ فسانہ عجائب۔ الہ آباد: سنگم پبلشنگ ہاؤس ۱۹۶۹

۱۵۔ علامہ اقبال۔ کلیاتِ اقبال۔ اسلام آباد: روحانی آرٹ پریس، ۲۰۱۵، ص ۵۲

***